زکاۃ الفطر اور عید الفطر

(فضائل و مسائل)



شیخ الطریقت متکلم اسلام
مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

خانقاہ حنفیہ، مرکز اہل السنۃ والجماعۃ سرگودھا

عنوانات ایک نظر میں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس ذات نے ہمیں رمضان المبارک جیسا بابرکت مہینہ عطا فرمایا۔ اور اس مقدس مہینے تراویح، سحری، روزہ، افطاری، اعتکاف، قیام لیلۃ القدر جیسے اعمال نصیب فرمائے۔ جس میں رحمت، گناہوں سے معافی اور جہنم سے آزادی جیسی سعادتیں عطا کیں۔ ان تمام انعامات پر بطور بدنی شکرانہ عید الفطر اور مالی شکرانہ فطرانے کا حکم دیا۔

صدقۃ الفطر واجب ہے:

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ فَرَضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ عَلَى الْعَبْدِ وَالْحُرِّ وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى وَالصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَأَمَرَ بِهَا أَنْ تُؤَدَّى قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلَاةِ۔

صحیح البخاری، رقم الحدیث: 1503

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں میں سے ہر غلام و آزاد مرد و عورت بچے اور بوڑھے پر بطور صدقۃ الفطر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو دینے کو ضروری (واجب) قرار دیا۔

صدقۃ الفطر کے دو اہم مقاصد:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ فَرَضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكَاةَ الْفِطْرِ طُهْرَةً لِلصَّائِمِ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ وَطُعْمَةً لِلْمَسَاكِينِ۔

سنن ابی داؤد، رقم الحدیث: 1611

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ داروں کی فضول و بے مقصد باتوں سے پاکیزگی کے لیے اور غریبوں کے کھانے کے لیے صدقۃ الفطر کو ضروری (واجب) قرار دیا۔

فائدہ: حدیث مبارک میں صدقۃ الفطر کے دو اہم مقاصد کو بیان کیا گیا ہے۔ ایک تو یہ کہ روزہ کو فضول، بے مقصد اور بے ہودہ باتوں اور کاموں کے برے اثرات سے پاک کرنا۔ دوسرا یہ ہے کہ خوشی کے اس موقع پر غرباء و مساکین کو اپنی خوشیوں میں شریک کرنا ہے۔

چاند رات... عبادت کی رات:

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَامَ لَيْلَتَيِ الْعِيدَيْنِ مُحْتَسِبًا لِلّٰهِ لَمْ يَمُتْ قَلْبُهُ يَوْمَ تَمُوتُ الْقُلُوبُ۔

سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث: 1782

ترجمہ: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص نے دونوں عیدوں (عید الفطر اور عید الاضحیٰ) کی راتوں میں ثواب کا یقین رکھتے ہوئے عبادت میں مشغول رہا تو اس کا دل اس دن نہ مرے گا جس دن لوگوں کے دل مردہ ہو جائیں گے۔

انعاماتِ الٰہیہ کا دن، عید الفطر:

اللہ تعالیٰ کی طرف سے عیدین کے دن اہل اسلام کے لیے بہت بڑی نعمت ہیں، اللہ کریم ایسی خوشیاں ہمیں بار بار نصیب فرمائے، ہماری خوشیوں میں اپنے خوش ہونے کی خوشخبری کو بھی شامل حال فرمادے۔

دیگر مذاہب کے مذہبی تہواروں سے یکسر الگ تھلگ اہل اسلام کی عید اپنے اندر اطاعت خداوندی، اجتماعیت، باہمی محبت، شکران نعمت، احساس ہمدردی، جذبہ

ایثار اور بندہ نوازی و غریب پروری کے احساسات، مال و دولت کی حرص سے اجتناب جیسے جذبات رکھتی ہے۔

اس دن کو جس طرز پر گزارنے کے شریعت میں احکام ہیں ان سے یہی ظاہر ہوتا ہے جیسے انسان غمی و مصیبت پریشانی و مشکل حالات میں خدا کو یاد کرتا ہے ایسے ہی خوشی کے موقع پر وہ اپنے اللہ کو عبادات سے خوش کرے۔

اس دن کھیل تماشا، غل غپاڑہ، موج مستی، دھینگا مشتی، فسق و فجور، لغویات اور بے حیائی و فحاشی جیسے فضول کاموں میں ضائع نہیں کرنا چاہیے بلکہ یہ دن اللہ کریم سے انعام لینے کا دن ہے، اپنی مغفرت کرانے کا دن ہے، اللہ کے حضور سرخرو ہونے کا دن ہے۔ اس لیے اس کو شریعت کے تقاضوں کے عین مطابق گزارنا چاہیے۔ آسان لفظوں میں یوں سمجھیں کہ یہ دن اللہ کی اطاعت و فرمانبرداری میں گزارنا ہے نافرمانی میں نہیں، گویا یہ دن بازاروں میں پھرنے کا نہیں بلکہ اللہ کے حضور عبادت کرنے کا ہے۔ حقیقی عید محض زیبائش و آرائش اور فاخرانہ لباس پہننے کا نام نہیں بلکہ عذاب آخرت سے بچ جانا ہی حقیقی عید ہے۔

لَیْسَ الْعِیْدُ لِمَنْ لَبِسَ الْفَاخِرَۃِ
اِنَّمَا الْعِیْدُ لِمَنْ اٰمِنَ عَذَابَ الْاٰخِرَۃِ

یہاں ایک بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ "عید کی تیاری" کے عنوان سے ہمارے معاشرے میں فضول خرچی اور نام و نمود، ریاکاری اور دیکھا دیکھی کا جو رواج چل نکلا ہے شریعت اس سے منع کرتی ہے۔ اتنی بات تو ثابت ہے کہ جو عمدہ اور صاف لباس میسر ہو پہنا جائے لیکن اگر کسی کی مالی حالت کمزور ہو تو خواہ مخواہ قرض اٹھا کر وقتی زیب و زینت کا سامان کرنا کسی طرح درست نہیں۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّی

اللہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: فَإِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ الْفِطْرِ سُمِّيَتْ تِلْكَ اللَّيْلَةُ لَيْلَةَ الْجَائِزَةِ فَإِذَا كَانَتْ غَدَاةُ الْفِطْرِ بَعَثَ اللہُ الْمَلَائِكَةَ فِي كُلِّ بِلَادٍ فَيَهْبِطُونَ الْأَرْضَ فَيَقُومُونَ عَلَى أَفْوَاهِ السِّكَكِ فَيُنَادُونَ بِصَوْتٍ يُسْمِعُ مَنْ خَلَقَ اللہُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا الْجِنَّ وَالْإِنْسَ فَيَقُولُونَ يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ اخْرُجُوا إِلَى رَبِّكُمْ رَبٍّ كَرِيمٍ يُعْطِي الْجَزِيلَ وَيَعْفُو عَنِ الذَّنْبِ الْعَظِيمِ فَإِذَا بَرَزُوا إِلَى مُصَلَّاهُمْ يَقُولُ اللہُ عَزَّ وَجَلَّ لِلْمَلَائِكَةِ مَا جَزَاءُ الْأَجِيرِ إِذَا عَمِلَ عَمَلَهُ؟ قَالَ فَتَقُولُ الْمَلَائِكَةُ إِلَهَنَا وَسَيِّدَنَا جَزَاؤُهُ أَنْ تُوَفِّيَهُ أَجْرَهُ قَالَ فَيَقُولُ فَإِنِّي أُشْهِدُكُمْ يَا مَلَائِكَتِي أَنِّي قَدْ جَعَلْتُ ثَوَابَهُمْ مِنْ صِيَامِهِمْ شَهْرَ رَمَضَانَ وَقِيَامِهِمْ رِضَايَ وَمَغْفِرَتِي وَيَقُولُ: عِبَادِي سَلُونِي فَوَعِزَّتِي وَجَلَالِي لَا تَسْأَلُونِي الْيَوْمَ شَيْئًا فِي جَمْعِكُمْ لِآخِرَتِكُمْ إِلَّا أَعْطَيْتُكُمْ وَلَا لِدُنْيَاكُمْ إِلَّا نَظَرْتُ لَكُمْ وَعِزَّتِي لَأَسْتُرَنَّ عَلَيْكُمْ عَثَرَاتِكُمْ مَا رَاقَبْتُمُونِي وَعِزَّتِي لَا أُخْزِيكُمْ وَلَا أَفْضَحُكُمْ بَيْنَ يَدَيْ أَصْحَابِ الْأُخْدُودِ انْصَرِفُوا مَغْفُورًا لَكُمْ قَدْ رَاضَيْتُمُونِي وَرَضِيتُ عَنْكُمْ فَتَفْرَحُ الْمَلَائِكَةُ وَتَسْتَبْشِرُ بِمَا أَعْطَى اللہُ عَزَّ وَجَلَّ هَذِهِ الْأُمَّةَ إِذَا أَفْطَرُوا مِنْ رَمَضَانَ۔

فضائل الاوقات للبیہقی، رقم الحدیث:109

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ایک طویل حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب عید الفطر کی رات ہوتی ہے جس کا نام لیلۃ الجائزہ (انعام کی رات) لیا جاتا ہے اور جب عید کی صبح ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کو تمام شہروں میں بھیجتے ہیں یہ زمین پر اتر کر تمام گلیوں، راستوں کے کناروں پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور ایسی آواز سے پکارتے ہیں جس کو جنات اور انسان کے سوا ہر مخلوق سنتی ہے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت اپنے پروردگار کی طرف

اپنے رب کریم کی بارگاہ کی طرف چلو جو بہت زیادہ عطا فرمانے والا ہے اور بڑے سے بڑے قصور کو معاف فرمانے والا ہے۔ پھر جب لوگ عید گاہ کی طرف نکلتے ہیں تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے دریافت فرماتے ہیں: اس مزدور کا کیا بدلہ ہے جو اپنا کام پورا کر چکا ہو؟ وہ عرض کرتے ہیں ہمارے معبود اور ہمارے مالک اس کا بدلہ یہی ہے کہ اس کی مزدوری پوری پوری دے دی جائے۔ اللہ رب العزت ارشاد فرماتے ہیں کہ اے فرشتو! میں تمہیں گواہ بناتا ہوں میں نے ان کو رمضان کے روزوں اور تراویح کے بدلہ میں اپنی رضا اور مغفرت عطا کر دی ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے خطاب فرماتے ہیں کہ اے میرے بندو! مجھ سے مانگو میری عزت کی قسم! میرے جلال کی قسم! آج کے دن اپنے اس اجتماع میں مجھ سے اپنی آخرت کے بارے میں جو سوال کرو گے عطا کروں گا۔ دنیا کے بارے میں جو سوال کرو گے اس میں تمہاری مصلحت پر نظر کروں گا۔ میری عزت کی قسم! جب تک تم میرا خیال رکھو گے میں تمہاری لغزشوں کو چھپاتا رہوں گا۔ میری عزت کی قسم اور میرے جلال کی قسم! میں تمہیں مجرموں کے سامنے رسوا نہیں کروں گا۔ بس اب بخشے بخشائے اپنے گھروں کو لوٹ جاؤ۔ تم نے مجھے راضی کر لیا اور میں تم سے راضی ہو گیا۔ اس امت کو جو عید کے دن اجر و ثواب ملتا ہے اسے دیکھ کر فرشتے خوشی کا اظہار کرتے ہیں۔

عید کے دن کرنے کے کام:

1. صبح سویرے جلدی اٹھنا
2. تہجد ادا کرنا
3. نماز فجر مسجد میں باجماعت ادا کرنا
4. جسمانی صفائی کرنا، ناخن تراشنا، زیر ناف بال صاف کرنا، مونچھوں کترنا وغیرہ
5. غسل کرنا

6. مسواک کرنا (یہ اس مسواک کے علاوہ ہے جو وضو کے وقت کی جاتی ہے)
7. نئے کپڑے / پاک صاف لباس پہننا، اگرچہ پرانا ہی کیوں نہ ہو
8. خوشبو لگانا بشر طیکہ بہت تیز نہ ہو جس کی وجہ سے کسی کو تکلیف پہنچے۔
9. صدقہ فطر / روزوں کا فدیہ نماز عید سے پہلے ادا کرنا۔

نوٹ: نماز عید کے بعد بھی ان کو ادا کیا جاسکتا ہے۔

10. نماز عید کی ادائیگی کے لیے جامع مسجد یا عید گاہ کی طرف جلدی جانا
11. پیدل جانا (کوئی مجبوری ہو تو سواری پر بھی جاسکتے ہیں)
12. عید گاہ کی طرف جاتے ہوئے تکبیرات کہتے ہوئے جائیں: اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر و للہ الحمد
13. عید گاہ پہنچنے تک تکبیرات پڑھنا
14. صحیح العقیدہ مسلمان مرد امام کی اقتداء میں نماز عید ادا کرنا
15. عید گاہ جانے سے پہلے کچھ کھجوریں / چھوہارے طاق عدد میں کھانا یا پھر کوئی بھی میٹھی چیز کھانا
16. نماز عید خشوع و خضوع سے ادا کرنا
17. خطبوں کو مکمل خاموشی اور پوری توجہ سے سننا
18. ایک دوسرے کو مبارک باد دینا، لیکن گلے ملنا ضروری نہ سمجھا جائے۔ ہاں اگر کافی عرصہ بعد ملاقات ہوئی ہے تب مل لینے میں حرج بھی نہیں۔
19. خوشی اور بشاشت کا اظہار کرنا
20. وسعت کے مطابق غرباء، یتامیٰ، مساکین اور نادار افراد کی مالی مدد کرنا
21. اپنی حیثیت کے مطابق اپنے گھر والوں پر خرچ کرنا

عید کی نماز کا طریقہ:

دو رکعت کی نیت کریں، امام تکبیر کہہ کر ہاتھ باندھ کر ثناء پڑھے گا۔ ہمیں بھی تکبیر کہہ کر ہاتھ باندھ لینا ہے اس کے بعد تین زائد تکبیریں ہوں گی، اس کے بعد امام کے ساتھ پہلی تکبیر کہہ کر ہاتھ کانوں تک اٹھا کر چھوڑ دینا ہے، دوسری تکبیر کہہ کر ہاتھ کانوں تک اٹھا کر چھوڑ دینا ہے، تیسری تکبیر کہہ کر ہاتھ کانوں تک اٹھا کر باندھ لینا ہے۔ اس کے بعد امام قراءت کرے گا یعنی سورۃ فاتحہ اور کوئی سورۃ پڑھے گا اور رکوع سجدہ کر کے پہلی رکعت مکمل ہو گی۔ دوسری رکعت کے لئے اٹھتے ہی امام پہلے قراءت کرے گا یعنی سورۃ فاتحہ اور کوئی سورۃ ملائے گا اس کے بعد رکوع میں جانے سے پہلے تین زائد تکبیریں ہوں گی، پہلی تکبیر کہہ کر ہاتھ کانوں تک اٹھا کر چھوڑ دینا ہے، دوسری تکبیر کہہ کر ہاتھ کانوں تک اٹھا کر چھوڑ دینا ہے، تیسری تکبیر کہہ کر ہاتھ کانوں تک اٹھا کر چھوڑ دینا ہے، یہاں تک زائد تکبیریں مکمل ہو گئی۔ اب اس کے بعد بغیر ہاتھ اٹھاے تکبیر کہہ کر رکوع میں جائیں گے اور بس

آگے کی نماز دوسری نمازوں کی طرح پڑھنا ہے نماز کے بعد امام صاحب دو خطبے دیں گے انہیں خاموشی سے سننا ضروری ہے

اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم

والسلام